عِيدُنَا إِخْلَاصٌ

الْخُطْبَةُ الأُولَى:

اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ،
اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ.

اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا صَفْوَةُ اللَّهِ مِنْ عِبَادِهِ الْمُخْلِصِينَ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ **عِبَادَ اللَّهِ** وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ وَدَوَامِ طَاعَتِهِ، وَالْإِخْلَاصِ فِي عِبَادَتِهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ: ﴿**يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ**﴾.

عید کی خوشیوں سے سَرشار میرے بھائیو! خیر و برکتوں بھری یہ عید آپکو مبارک ہو، اور مبارک ہو آپکو یہ عید! جو نعمتوں اور عطیات سے سَجی دَھجی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ عید ہم پر اور ہماری دانشمند قیادت پر خیر و برکت کے ساتھ بار بار آئے، ربِّ کریم ہمارے وطن کی خوشیوں کو پائندہ بنائے، اور ہمارے معاشرے میں محبت و بھلائی کو ہمیشہ قائم ودائم رکھے، ہم شکرگزار ہیں اُس ربِّ رَحیم کے جس نے ہمیں اپنے فضل وکرم سے نوازا، ہم خُلوصِ قلب و صِدقِ نیت کے ساتھ اُسی کی عبادت کرتے ہیں، جیساکہ اُس نے اوَّلین

وآخرین سب کو حکم دیا:﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ﴾، "اور اُنہیں صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ اللہ کی عبادت کریں خالص اُسی کی اِطاعت کی نیّت سے".

اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ.

مُطیعانِ خُدائے رَحمان! اِخلاص ایک اَعلیٰ اِیمانی و قومی قدَر ہے، جسکی اہمیت اَیّامِ حج کی پُر کیف و مُعطّر فضاؤں میں اور بھی نُمایاں ہو جاتی ہے، کیونکہ حج اپنی روح میں صِدقِ نیّت اور خُلوصِ دل کا نام ہے، اور اِخلاص کا مطلب ہے: نیت کا خالص ہونا، عمل کا پاکیزہ ہونا، بالکل ویسے ہی جیسے سَونے کو مَیل کُچیل سے صاف کیا جاتا ہے، یا جیسے پانی کو تہ نَشیں ذَرّات سے پاک کیا جاتا ہے.

اور اِخلاص کی سب سے اَعلیٰ اور عظیم ترین صورت اَللہ کے لیے خالص ہونا ہے، جو دل کی گہرائیوں سے وابَستہ وہ قیمتی خَصلت ہے، جو عبادت کی بُنیاد ہے، قُربِ اِلٰہی کا راز ہے، اور قُبولیت کی کُنجی ہے، یہ ایسا ایمانی جذبہ ہے کہ اگر اَعمال میں سِرایت کر جائے تو اُن میں نئی رُوح پھُونک دیتا ہے، اَقوال میں سَما جائے تو اُنہیں پاکیزگی عطا کرتا ہے، اور جب نیّتوں سے پَیوَستہ ہو تو اُنہیں قُبولیت کی بلندیوں تک لے جاتا ہے،

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:﴿فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ﴾،

"خبردار! خالص فرمانبرداری اللہ ہی کے لیے ہے".

لہٰذا اِخلاص ایک عَہد وپَیمان ہے جو بندے اور رب کے درمیان ہوتا ہے، اور ہر اُس بندہ کا شِعار ہے جو اِس عہد وپیماں کو مضبوطی سے تھامے رکھے، کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

إِلَهِي أَنْتَ مَقْصُودِي فَهَبْ لِي *** قَبُولًا يُورِثُ الرِّضْوَانَ عَنِّي

اے میرے رب! تو ہی میرا مقصود ہے، پس مجھے ایسی قبولیت عطا فرما جو تیری رضا اور خوشنودی کا باعث بنے.

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، وَلِلَّهِ الْحَمْدُ

رب تعالیٰ کے مُخلِص بندو! اِخلاص ہی عبادات کی رُوح اور تَمام اَعلیٰ اَقدار کا جوہر ہے، اور اِسی سے حُسنِ اَخلاق اور عمدہ صفات جنم لیتی ہیں، اِخلاص ہی حُقُوق وفرائض کا اَمین و مُحافِظ ہے، اس لیے کوئی تعجب کی بات نہیں کہ اِخلاص کی ایک عمدہ وعظیم شکل وطن کے لیے پُر خلوص ہونا بھی ہے.

لہٰذا جو شخص اپنے وطن سے سچی محبت و خُلوص رکھتا ہو، وہ اُس کی خدمت میں کبھی کوتاہی نہیں کرتا، اُس کی نیک نامی کی حفاظت کرتا ہے، اُس کے قوانین کا اِحترام کرتا ہے، اُس کی ثقافت وعادات سے وابَستہ رہتا ہے، اُس کے وِرثہ پر فخر کرتا ہے، اُس کی تہذیب پر ناز کرتا ہے، اُسکی ترقی کے لیے اپنا کام انتہائی محنت سے انجام دیتا ہے، اُس کے گوشے گوشے میں خیر و بھلائی کا بول بالا کرتا ہے، اُس کی سَربُلندی کے لیے اپنی کُل مَتاعِ عَزیز نچھاور کرتا ہے،

اُس کی سرزمین کا دفاع کرتا ہے، اُس کی نعمتوں کی حفاظت کرتا ہے، اور اِعلانیہ و پوشیدہ ہر حال میں اس کے لیے دُعا گو رہتا ہے، اور کہتا ہے: ﴿رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا﴾، "اے میرے رب اسے امن کا شہر بنادے"، اور اپنے قومی ترانے سے یہ شِعار اَخذ کرتا ہے، اور اُسے دُہراتا ہے: نَعمَلْ نُخْلِصْ، نعمَلْ نُخْلِصْ، مَهمَا عِشْنَا نُخْلِصْ نُخْلِصْ". "ہم کام کریں گے، مُخلص رہیں گے، جتنا جِئیں گے، مُخلص رہیں گے". ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ فَاسْتَغْفِرُوهُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ،
اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ،
اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ.

عید کی خوشیاں منانے والو! اِخلاص کی عظیم ترین صورتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے خاندان اور اپنے معاشرے کے ساتھ مُخلص ہو، چنانچہ وہ اپنے والدین کا فرمانبردار بیٹا ہوتا ہے، اپنے رشتہ داروں اور اقرباء سے صلہ رحمی کرتا ہے، اپنی بیوی اور اولاد کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آتا ہے، اُن کی کفالت کو اپنی ذمہ داری سمجھتا ہے، اور دل کھول کر، کُشادہ دِلی سے اُن پر خرچ کرتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس فرمان مبارک کی عملی تصویر بنتے ہوئے: «إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا أَنْفَقَ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً، وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا، كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً»، "مسلمان جب اپنے اہلِ خانہ پر خرچ کرتا ہے، اور اُس میں ثواب کی نیت رکھتا ہے تو وہ خرچ اُس کے لیے صدقہ بن جاتا ہے".

لہذا جب ہم میں سے ہر فرد اپنی عائلی زندگی میں مُخلص ہوتا ہے تو اُس کا اَثر پورے معاشرتی نظام پر مرتب ہوتا ہے، جس سے ہمارا معاشرہ جَسَدِ واحِد کی مثال بن کر اُبھرتا ہے، جو باہمی تعاون سے آراستہ، اور آپسی خیر سِگالی سے لبریز ہوتا ہے، جس کے باشِندے باہمی ربط واتصال سے عید مَناتے ہیں، آپس میں مَیل جول کرتے ہیں، محبت و اُلفت کا پیغام عام

کرتے ہیں، اور اپنے اہل و عیال، رشتہ داروں، ہمسایوں اور دوستوں میں خوشیاں بانٹتے ہیں. **تو آیئے!** ہم اپنی اس عید کو اِخلاص کا مظہر بنائیں، ایسا اخلاص جو ہماری معاشرتی زندگی میں رَچ بَس جائے، ایسا اخلاص جو وطنِ عزیز سے محبت میں نمایاں ہو، جس نے حیرت انگیز کامیابیاں رَقم کیں، عزت و سربلندی کو مضبوط سُتُونَوں پر اِستوار کیا، یکے بعد دیگرے خیرات و اِحسان کے بِیج بوئے، چنانچہ وہ بیج آج تناور درخت بن کر سایہ فگن ہو چکے ہیں.

میرے بھائیو، آیئے! ہم اخلاص کے تمام پہلوؤں کو اپنی زندگی میں اُجاگر کریں، کیونکہ؛ عبادت میں اِخلاص: توفیق و قبولیت کا ذریعہ ہے، وطن سے اِخلاص: وفاداری اور ایفائے عہد کی علامت ہے، خاندان میں اِخلاص: محبت اور عزت کا باعث ہے، علم میں اِخلاص: کامیابی اور نکھار کا راستہ ہے، عمل میں اِخلاص: مہارت اور کامیابی کی ضمانت ہے، تعلیم و تربیت میں اِخلاص: شفقت اور ارادے کی پُختگی کی دلیل ہے، اور عطیات میں اِخلاص: خیر و بھلائی کے دائمی اَثرات مرتب کرنے کا سبب ہے، جی ہاں

میرے بھائیو! کبھی ایک درہم، اِخلاص کی بدولت ہزار درہموں پر بھاری ہوتا ہے، اور کبھی اِخلاص کے ساتھ کیا گیا تھوڑا سا عمل، بغیرِ اخلاص سے کیے گئے ڈھیروں اَعمال پر حاوی ہوتا ہے.

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں صِدقِ نیت اور خُلوصِ عمَل کی نعمت سے مالا مال فرمائے، اور ہمارے وطن میں سلامتی و خوشحالی کو جاوِیدانی عطا فرمائے، اور ہمارے معاشرے میں اتحاد و استحکام کو قائم و دائم رکھے۔

هَذَا وَصلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى سَيِّدِنا وَنَبِيِّنَا مُحَمّدٍ ﷺ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَالتَّابِعِينَ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخ مُحَمَّد بن زَايد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشّيخ زَايد، وَالشّيخ رَاشِد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَالشّيخ خَلِيفَة بْن زَايد، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

عِيدُكُمْ مُبَارَكٌ سَعِيدٌ، وَكُلُّ عَامٍ وَأَنْتُمْ بِخَيْرٍ.